

## 102277- کیا بچے ذی روح کی تصاویر اور اشکال بن سکتے ہیں؟

### سوال

کیا بچوں کے لیے حیوانات یا زندہ کائنات کی تصویر بنانی جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

ذی روح کی تصویر بنانا جائز نہیں، چاہے وہ کسی کاغذ پر بنائی جائے یا پھر کپڑے پر یا کسی اور چیز پر یا پھر کرید کر بنی ہو، کیونکہ بخاری اور مسلم میں اس کی ممانعت آتی ہے :

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک چٹائی خریدی جس میں تصاویر تھیں، اور جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ناگواری پہچان لی تو میں نے عرض کیا :

اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"یہ چٹائی کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے یہ اس لیے خریدی ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس کے ساتھ بیک لگائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ان تصویروں والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا : جو تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس گھر میں فرشتے ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2105) صحیح مسلم حدیث نمبر (2107).

النمرۃ : اس چٹائی کو کہتے ہیں جس پر بیٹھا جائے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو سعید بن ابو حسن سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا :

"میں مصور ہوں اور تصویریں بناتا ہوں، اس کے متعلق آپ فتوی دیں.

توبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے کہنے لگے : میں تمہیں وہ بتاتا ہوں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائے آپ نے فرمایا :

"ہر مصور آگ میں ہے، اس نے جو تصویر بنائی تھی ہر تصویر کے بدے ایک نفس بنایا جائیگا اور وہ اسے جنم میں عذاب دے گی"

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے کہنے لگے : اگر تم نے یہ مصوری کا کام ضرور ہی کرنا ہے تو پھر تم درختوں وغیرہ اور اس کی تصویر بناؤ جس میں جان اور روح نہیں ہوتی.

صحیح مسلم حدیث نمبر (2110).

امام نووی رحمہ اللہ صاحب مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

"ہمارے اصحاب اور ورسے علماء کا کہنا ہے :

حیوان کی تصویر بنانی بہت شدید حرام ہے، اور یہ کبیرہ گناہ ہے؛ کیونکہ اس پر بہت شدید قسم کی وعید بنائی گئی ہے جو حادیث میں مذکور ہے، چاہے وہ ایسی تصویر بنانے کے جس میں اہانت ہوتی ہو؛ اس کا بنانا بہر حالت میں حرام ہے؛ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے مخلوق پیدا کرنے میں مقابلہ اور برابری ہے۔

اور اس میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ تصویر کپڑے میں بنائی جائے یا پھر کسی چٹائی وغیرہ میں، یاد رحم و دینار پر یا کرنی اور پیسوں پر، یا کسی برتن پر یا دیوار پر سب برابر ہے۔

لیکن درختوں اور اونٹوں کے کجاوہ وغیرہ کی تصویر بنانا جس میں حیوان اور جانور کی تصویر نہ ہو یہ حرام نہیں ہے "انتہی۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"تصویر میں حرمت کا دار و مدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بد صورت بنادیا گیا ہو، یا وہ لائنسی لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیٹل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے۔

تو حرمت کا دارہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنة اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور پرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں۔ اخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بناء پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرک کا ذریعہ ہیں۔

دیکھیں : فتاویٰ البحیر الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1/479).

دوم :

اگرچہ بچہ ملکف نہیں لیکن اس کے ولی اور ذمہ دار اور سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے حرام کام سے منع کرے، اور اس کا ڈانٹ ڈپٹ کرے، اور برائی سے روکے، اور اس کی تربیت کرے، اور اسے خیر و بخلانی کی عادت ڈالے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

بِإِيمَانِ وَالوَاسِپَنِ آبٍ وَحِيَالٍ كَوْجَنْمَكِ آگٍ سَمْبَاؤ، جَنْ كَائِنَدْ حَنْ لُوْگٌ اُورْ هَتَرْ بِنْ، اسْ پَرْ سَخْتَ قَسْمَكَ اِيْسَ فَرَشَتَ مَقْرَبَنْ جَوَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْ نَافِرَانِيْ نَهِيْنَ كَرَتَ، اُورْ وَهِيَ كَرَتَهِيْ بِنْ جَنْ كَائِنِيْنِ حَكْمَ دِيَاجَاتَهِيْ بِنْ۔ التَّحْرِيمُ (6)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائے گا...، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے متعلق جواب دے ہے، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جواب دے ہوگی " ۱

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829) ۲

اس لیے بچے کے سر پست اور ذمہ دار و ولی کو چاہیے کہ وہ اسے تصویروں اور ذہنی روح کے خاکے بنانے سے دور رکھے، اور اسے بتائے کہ یہ حرام ہیں، اور اسے اس کے پدالے کوئی مباح کام تلاش کرنا چاہیے اور یہ موجود ہیں، مثلاً سبزیوں اور پھلوں اور درختوں اور سمندر و غیرہ کی تصویر بنانا جس میں روح نہ ہو

واللہ اعلم.